السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے اور میری بیوی کے درمیان کچھ اختلاف ہوگیا۔ میں جب صبح کو جاگا تو میں نے اسے گھر میں نہیں پایا۔ میں نے اپنی والدہ سے بات کی تو اس نے مجھے ٹھنڈا کرنے کی بہت کوشش کی۔ مگر میں نے بیوی کے متعلق کہا؛ میرے ذمے طلاق ہے، وہ اب دوبارہ اس گھر میں نہیں آئے گی۔ میں نے یہ بات دوبارہ اور سہ بارہ کہی۔ پھر میں نے اس صورت حال کے متعلق علماء سے دریافت کیا تو جوابات مختلف ملے۔ کچھ نے کہا کہ قسم لازم ہے اور وہ واقع ہوگی، اور کچھ نے کہا کہ میں دس مسکینوں کو کھانا کھلا دوں۔ چنانچہ میں نے دس مسکینوں کو کھانا کھلا دیا۔ پھر دس دنوں کے بعد میں اپنی بیوی کو واپس لے آیا اور اس سے کہا کہ اگر بالفرض میں نے طلاق دی بھی تھی تو اب رجوع کر لیا ہے؟ کیا اس صورت میں مجھ پر گناہ ہے۔ اور مجھے کیا کرنا چاہیئے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر آپ نے اس بات سے طلاق کی نیت کی تھی تو طلاق ہوگی اور اگر آپ نے طلاق کی نیت نہیں کی تھی بلکہ یہ ارادہ تھا کہ اسے دوبارہ گھر نہیں آنے دو گے، تو آپ کے ذمے قسم کا کفارہ ہے، یعنی دس مسکینوں کا کھانا۔ اور اگر آپ کو اپنی نیت یاد نہیں ہے تب بھی دس مسکینوں کو کھانا کھلا دیں۔ کیونکہ طلاق محض احتمال اور شک وشبہ سے نہیں بلکہ یقین سے واقع ہوتی ہے۔ سو اگر نیت یاد نہ ہو تو کم تر احتمال کا حکم ہوگا یعنی ارادہ قسم مراد ہوگا اور یہ سمجھا جائے گا کہ طلاق کا ارادہ نہیں تھا۔ لہذا دس مسکینوں کو کھانا کھلا دو، اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 540

محدث فتویٰ